عادلانہ حق سماعت کی اصطلاح کا تحقیقی جائزہ

A Research Overview of ‘Right to Fair Trial’

عائشہ جدون*

ڈاکٹر علی اصغر چشتی**

Abstract
Importance of justice is inevitable in Islamic code of conduct. Terminology of right to fair trail is not found in Islamic jurisprudence as it is commonly used in the contemporary world but, guaranties rendered by this right is a distinguished feature of Islamic law which provides enjoyment of all rights to the accused. While, international documents dealing with this terminology, although do not provide exact definition of this term, but give detail of the guaranties entitled to the accused. This article appraises the research overview of the term ‘right to fair trial’

Keywords: right, fair, trail, guaranties, accused

تمہید و تعارف (Introduction)

اسلام میں عدل گستری کی اہمیت محتاج تعارف نہیں۔ قرآن کریم میں زندگی کے تمام شعبوں کے لیے قیام عدل کے حوالے سے احکامات موجود ہیں۔ چاہے انفرادی زندگی کی بابت راہنمائی ہو یا اجتماعی زندگی کے لیے احکامات، قول و فعل کے لیے مطلوب معیار ہو یا معاملات و قضاء کے لیے فرامین ہوں سب امور میں عدل و انصاف کی رعایت ضروری قرار دی گئی ہے۔ عدل کا لفظ ظلم و جور کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ امور میں میانہ روی کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے عادل اس کو کہا جاتا ہے جو کسی معاملے میں انصاف سے کام لے۔[1] جبکہ اصطلاح میں یہ لفظ "چیزوں کو ان کی درست جگہ، وقت، مقدار میں بلا کم و کاست اور تقدیم و تاخیر کے استعمال کرنا عدل کہلاتا ہے۔[2] جبکہ لفظ 'حق' لغت میں باطل کا متضاد ہے اور قرآن، مطلوبہ کام، اسلام، عدل، مال، ثابت وغیرہ پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔[3] وہبہ زحیلی کے مطابق مصطفی زرقاء نے جو حق کی تعریف کی ہے وہ سب سے جامع ہے۔ وہ یہ ہے 'حق اس اختصاص کا نام ہے جس کے ذریعے شریعت کسی ذمہ داری یا اختیار کا تعین کرتی ہے۔[4] ارشاد باری تعالیٰ ہے "يا أيها الذين آمنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ولا يجرمنكم شنآن قوم على ألا تعدلوا اعدلوا هو أقرب للتقوى واتقوا الله إن الله خبير بما تعملون"[5] اے ایمان والو! اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے اور تمھیں ہر گز کسی قوم کی عداوت اس بات پر نہ ابھارے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک وہ تمھارے اعمال کی خوب خبر رکھتا ہے۔ 'اسلام کے نظام قضاء کی عمارت عدل و انصاف کے ستونوں پر قائم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وإذا حكمتم بين الناس أن تحكموا بالعدل [6] 'اور جب تم لوگوں کے مابین فیصلہ کرو تو

* پی۔ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، ہائی ٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا

** چیئرمین، شعبہ علوم اسلامیہ، ہائی ٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا

انصاف کے ساتھ کرو'۔

عادلانہ حق سماعت کی اصطلاح اس طرح سے اسلامی فقہ میں نہیں ملتی جیسے موجودہ دور میں اس اصطلاح کا استعمال زبان زد عام ہے۔ کیونکہ اسلام کا امتیازی وصف ہی عدل وانصاف ہے جو تمام شعبہ ہائے زندگی بشمول نظام قضاء کے لیے ضروری ہے۔ نظام قضاء میں عدل اور شفافیت کے حوالے سے فقہاء نے جو اصول منضبط کیے ہیں وہ کتب فقہ میں جابجا موجود ہیں۔

شریعت مطہرہ میں عادلانہ فیصلے اور عدالتی نظام کی شفافیت کے لیے راہنما اصول موجود ہیں جن میں عدل، مساوات، عدلیہ کی آزادی، دفاع کا حق، عدالتی سیشن کا اعلانیہ اور اس تک رسائی سہل الحصول ہونا و دیگر اصول شامل ہیں۔ عادلانہ حق سماعت کی اصطلاح اس حق کی داعی ہے کہ ہر شخص کو سنے جانے اور اپنے دفاع کا حق حاصل ہو۔ اسلامی نظام قضاء کو بہترین طور پر حضرت عمر کے خط کے مندرجات سے سمجھا جاسکتا ہے جو انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو لکھا تھا۔ اس میں ان تمام اصولوں کو ذکر کیا گیا ہے جو عدالتی کارروائی کے لیے ضروری ہیں۔[7]

عادلانہ حق سماعت کی تعریف اور مبادیات

عادلانہ حق سماعت کی اصطلاح کے لئے عربی زبان میں "المحاكمة العادلة" اور انگریزی زبان میں "Right to fair Trial" مستعمل ہے۔

لفظ عادلانہ کی لغوی تحقیق

عادل "عدل" سے ماخوذ ہے۔'عدل' ظلم کی ضد ہے[8]۔ایسی چیز جس کے درست ہونے کے بارے میں قلبی یقین ہو۔ اس کی یوں بھی تعریف کی گئی ہے 'افراط و تفریط کے بجائے متوسط امر عدل کہلاتا ہے[9]۔ راغب کے نزدیک عدل کی دو اقسام ہیں۔ ایک مطلق عدل ہے جس کی اچھائی اور حسن کا عقل تقاضا کرے اور وہ ناقابل تنسیخ امر ہو علاوہ ازیں کسی طور اس میں زیادتی کا پہلو نا ہو۔ جیسے احسان کرنے والے کے ساتھ ویسا ہی احسان کا معاملہ کرنا اور ایذا رسانی سے اجتناب کرنے والے سے ویسا ہی برتاؤ کرنا۔ جبکہ عدل کی دوسری قسم سے مراد شرعی عدل ہے۔ جو مخصوص اوقات میں قابل تنسیخ بھی ہوتا ہے۔ جیسے قصاص، تاوان اور مرتد کا مال لینے میں۔ اس وجہ سے اللہ نے فرمایا

فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم[10]

جو تم پر زیادتی کرے اس پر اسی زیادتی کے بقدر زیادتی کرو

دوسری جگہ ارشاد ہے:

إن الله يأمر بالعدل والإحسان[11]

بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

عدل سے مراد بدلہ لینے میں مساوات برتنا ہے۔ یعنی بھلائی کا بدلہ بھلائی اور برائی کا بدلہ برائی سے دینا عین عدل ہے۔ جبکہ احسان یہ ہے کہ بھلائی کے بدلے میں مزید اچھائی اور برائی کے بدلے میں کم برائی کرنا۔ 'عادل حاکم' سے مراد وہ شخص ہے جو حق کے مطابق فیصلہ کرے اور

فیصلہ میں عدل کاالتزام کرے۔[12] بعض اھل لغت نے لفظ عدل میں فتحہ اور کسرہ کے ساتھ فرق بیان کیاہے۔جیسے عدل کسرہ سے مراد ایسا عدل جس کاادراک حواس کے ذریعے ہواور عدل فتحہ کے ساتھ سے مراد ایساعدل جس کاادراک عقل و بصیرت،موزونات اور معدودات کے ذریعے ہو۔

امور میں میانہ روی کے لیے بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔ جیسے 'عادل' اس کو کہا جاتاہے جو کسی معالے میں انصاف سے کام لے۔[13] جبکہ اصطلاحا"چیزوں کوان کی درست جگہ،وقت،مقدار میں بلاکم وکاست اور تقدیم وتاخیر کے استعمال کرنا 'عدل' کہلاتاہے[14]۔

قرآن کریم میں قول وفعل میں'عدل' کے التزام کاحکم ہے[15]۔ارشاد باری تعالی ہے

"وإذا قلتم فاعدلوا ولو كان ذا قربى"[16]

اور جب بات کروتوانصاف کروا گرچہ تمھارے قریبی ہی کیوں ناہوں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

"یا ایھا الذين آمنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ولا يجرمنكم شنآن قوم على الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوى واتقوا الله ان الله خبير بما تعملون"[17]

اے ایمان والو!اللہ کے حکم پرخوب قائم ہو جاؤانصاف کے ساتھ گواہی دینے والے اور تمھیں ہر گز کسی قوم کی عداوت اس بات پر نہ ابھارے کہ تم انصاف نہ کرو،انصاف کروو ہ پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے۔اوراللہ سے ڈرتے رہو بیشک وہ تمھارے اعمال کی خوب خبر رکھتاہے۔

قرآن کریم میں عدل نے التزام پر خصوصی زور دیاہے۔اقوال وافعال، تصرفات، فیصلوں، گواہی اور تعلقات میں اس صفت حمیدہ کواختیار کرنے کاحکم دیاگیاہے۔لفظ'عدل' اوراس کے مشتقات قرآن کریم میں اٹھائیس مرتبہ استعمال ہوئے۔[18]

لفظ حق کی لغوی واصطلاحی تعریف

لفظ'حق' لغت میں 'باطل' کامتضاد ہے اور استعمال میں اس کے اطلاقات مختلف رہے ہیں۔جیسے قرآن،مطلوبہ کام،اسلام،عدل،مال وغیرہ پر اس کااطلاق ہوتاہے۔[19] وہبہ زحیلی کے مطابق مصطفی زرقاءنے جو'حق' کی تعریف کی ہے وہ سب سے جامع ہے۔وہ یہ ہے'حق اس اختصاص کا نام ہے جس کے ذریعے شریعت کسی ذمہ داری یااختیار کاتعین کرتی ہے۔[20] 'اسلام کے نظام قضاء کی عمارت عدل وانصاف کے ستونوں پر قائم ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

'واذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل' [21]

'اور جب تم لوگوں کے مابین فیصلہ کروتوانصاف کے ساتھ کرو'

عادلانہ حق سماعت کی اصطلاحی تعریف

عادلانہ حق سماعت کی اصطلاح اس طرح سے اسلامی فقہ میں نہیں ملتی جیسے موجودہ عدالتی نظام میں اس اصطلاح کا استعمال زبان زد عام

ہے۔چونکہ اسلام کا امتیازی وصف ہی عدل وانصاف ہے۔جو تمام شعبہ ہائے زندگی بشمول نظام قضاء کے لیے ضروری ہے۔لھذا نظام قضاء میں عدل کے حوالے سے فقہاء کے منضبط کردہ اصول کتب فقہ میں جابجا موجود ہیں۔اور یہ اصطلاح چونکہ ادب القاضی کے ذیلی مباحث میں سے ہے اس لیے فقہ کی کتب میں قضاء کے تحت اس موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے۔شریعت مطہرہ میں عادلانہ فیصلے اور عدالتی نظام کی شفافیت کے لیے راہنما اصول موجود ہیں جن میں عدل، مساوات، عدلیہ کی آزادی، دفاع کا حق، عدالتی سیشن کا اعلانیہ اور اس تک رسائی سہل الحصول ہونا و دیگر اصول شامل ہیں۔عادلانہ حق سماعت کی اصطلاح اس حق کی داعی ہے کہ ہر شخص کو کسی بھی الزام کے سلسلہ میں اس کے موقف کو واضح کرنے اور اپنے دفاع کا حق حاصل ہو۔اسلامی نظام قضاء کو بہترین طور پر حضرت عمر کے خط کے مندرجات سے سمجھا جاسکتا ہے جو انہوں نے حضرت ابو موسی اشعری کو لکھا تھا۔اس میں ان تمام اصولوں کو ذکر کیا گیا ہے جو عدالتی کارروائی کے لیے ضروری ہیں۔[22]

'المحاکمة العادلة' کی لغوی تعریف

'محاکمہ' باب مفاعلہ سے ہے۔ اس سے مراد حاکم کی طرف مقدمہ / جھگڑالیکر جاناہے۔اسی سے'احتکم الی الحاکم'، 'تحاکموا' وغیرہ استعمال ہوتا ہے۔' حکم' ضمہ کے ساتھ قضاء کے معنی میں مستعمل ہے۔اسی سے'حاکم' ہے جس سے مراد لوگوں کے مابین حکم نافذ کرنے والا ہے۔اصمعی کے مطابق'حکومة' کی اصل یہ ہے کہ کسی سے ظلم کو دور کیا جائے۔'حاکم' کو بھی اس وجہ سے یہ نام دیا گیا کہ وہ ظالم کو ظلم سے روکتا ہے۔[23]

العادلہ کی تعریف ابتدائی سطور میں عادلانہ حق سماعت کے ضمن میں گزرچکی۔

Right to Fair Trial کی تعریف

بلیک لا ڈکشنری میں حق (Right) کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

A ‘Right’ is an interest recognized and protected by law. It can be created and enforced either by a constitutional provision or by an ordinary enactment, when a right is safeguard by a constitutional guarantee it is called Fundamental right.[24]

'حق ایک ایسی امانت ہے جس کو قانون کے ذریعے تسلیم کیا جاتا ہے۔اور اس کو قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔حق کا وجود و نفاذ آئین کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے اور عمومی قانون کے ذریعے بھی۔جب حق کو آئینی تحفظ حاصل ہو جائے تو یہ بنیادی حق کہلاتا ہے'۔

Fair کی تعریف

بلیک لاء ڈکشنری کے مطابق (Fair) کی تعریف اس طرح کی گئی ہے.

Impartial, Just, Equitable, disinterested[25]

غیر جانبدار، عادل، مساوی

Trial کی تعریف

‘A formal judicial examination of evidence and determination of legal claims in an adversary proceeding.’[26]

'مخالف کارروائی میں ثبوت کی رسمی عدالتی جانچ اور قانونی دعووں کی تعیین ٹرائل کہلاتا ہے۔'

انٹرنیشنل کریمینل کورٹ (ICC) کے پری ٹرائل چیمبر کے مطابق Fairness کی تعریف

ان کے مطابق یہ لاطینی لفظ "equus سے ماخوذ ہے، جسکا مطلب عدل و توازن ہے۔اور قانونی زبان میں اس سے مراد براہ راست عدل پر مبنی سوچ کی تشہیر ہے[27]۔اس تعریف کے مطابق فریقین عادلانہ کارروائی کا استحقاق رکھتے ہیں۔علاوہ ازیں چیمبر کی رائے میں فوجداری مقدمہ میں ضابطہ کارروائی سے متعلق حقوق کی رعایت اور مدعی و مظلوم کے حقوق کا لحاظ رکھنا بھی عادلانہ کارروائی کے عناصر ضروریہ میں سے ہیں۔[28]

Right to Fair Trial[29] کی اصطلاحی تعریف

اگرچہ تقریبا تمام بین الاقوامی مواثیق برائے انسانی حقوق میں یہ اصطلاح موجود ہے۔لیکن باقاعدہ طور پر اس کی جامع تعریف نہیں کی گئی۔ اس کے بجائے فیئر ٹرائل سے حاصل ہونے والی ضمانتوں کو ذکر کیا گیا ہے۔اس ضمن میں ' بین الاقوامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق ' (1948) UDHR کا آرٹیکل 10،اس کی بابت قرار دیتا ہے[30]:

'ہر شخص کو مساوی طور پر عادلانہ اور اعلانیہ سماعت کا حق حاصل ہے جس کو خود مختار اور غیر جانبدار ٹریبونل سرانجام دے،اس کے حقوق اور ذمہ داریوں کی تعیین میں اور اس کے خلاف عائد کی گئی کسی بھی فوجداری دفعہ کی تعیین میں 'آرٹیکل 11 (1) کے مطابق ہر وہ شخص جس کے خلاف تعزیری جرم کی دفعہ عائد ہو اس کو حق حاصل ہے کہ عوامی سماعت میں جہاں اس کو دفاع کے لیے تمام ضمانتیں حاصل ہوں قانونا جرم کے ثبوت تک اس کو بے گناہ سمجھا جائے۔11 (2) کے مطابق مقامی یا بین الاقوامی قانون کے مطابق جو غلطی یا عمل تعزیری جرم کے زمرے میں نہیں آتا جب اس کا ارتکاب کیا گیا تو اس کے مرتکب کو اس عمل کی وجہ سے مجرم نہیں ٹھرایا جائے گا اور نا ہی تعزیری جرم کے ارتکاب کے وقت نافذ شدہ سزا سے زیادہ دی جائے گی۔

بین الاقوامی میثاق برائے سیاسی و شہری حقوق[31] میں اس اصطلاح کی تعریف

اس حق کی بابت تفصیلات اصولی طور پر اس میثاق کے آرٹیکل 14 میں موجود ہیں۔جبکہ فیئر ٹرائل کی اصطلاح کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔آرٹیکل 14 (1) کے مطابق:

"تمام افراد عدالتوں اور ٹریبونل کے سامنے برابر ہیں۔کسی فرد کے خلاف عائد کی گئی کسی بھی فوجداری دفعہ کی تعیین میں یا سوٹ ایٹ لاء میں اس کے حقوق اور فرائض کی تعیین میں ہر شخص کو عادلانہ اور عوامی سماعت کا حق حاصل ہے جو ایسی خود مختار،آزاد اور غیر جانبدار عدالت سرانجام دے جس کو قانون کے ذریعے قائم کیا گیا ہو۔پریس اور عوام کو سماعت کے کچھ حصہ یا مکمل سماعت سے الگ بھی کیا جا سکتا ہے اخلاقی وجوہ،پبلک آڈر،جمہوری معاشرے میں قومی سلامتی کے پیش نظر یا جب فریقین کا مفاد عامہ اس کا متقاضی ہو یا عدالت کی رائے کے مطابق اس کو غیر اعلانیہ کرنے کی اشد ضرورت ہو۔لیکن فوجداری مقدمے میں دیا گیا کوئی بھی فیصلہ یا سوٹ ایٹ لاء میں دیا گیا فیصلہ اعلانیہ ہونا

چاہیے ماسوا ان حالات میں جب نابالغ افراد کے مفادات متاثر ہونے کا اندیشہ ہو یا کارروائی ازدواجی تنازعات سے متعلق ہو یا بچوں کی سرپرستی کا معاملہ ہو۔"

آرٹیکل 14 (2) سے مطابق ہر وہ شخص جس پر فوجداری جرم کی دفعہ عائد ہو قانونا جرم کے ثبوت تک بے گناہ سمجھا جائے گا۔

آرٹیکل 14 (3) کے مطابق عائد کردہ فوجداری دفعہ کی تعیین میں ہر شخص کو مساویانہ طور پر درج ذیل کم از کم ضمانتیں حاصل ہوں گی۔

1 : اپنے خلاف عائد کردہ دفعہ کے اسباب اور نوعیت کے بارے میں بالتفصیل فوراً ایسی زبان میں جس کو یہ سمجھ سکے مطلع کیے جانا

2: اپنے دفاع کی تیاری کے لیے اور اپنی پسند کی کونسل کے ساتھ رابطہ کے لیے اس کو مناسب وقت اور سہولیات بہم پہنچانا

3: بلاتاخیر ٹرائل کا حق

4: ٹرائل اس کی موجودگی میں ہو اور بذات خود یا اپنی پسند کی قانونی مدد کے ذریعے اپنا دفاع کرے۔ اگر اس کے پاس قانونی مدد نہیں ہے تو اس کو اس کے حق کی بابت مطلع کرنا، انصاف کے تقاضوں کے پیش نظر اگر ضروری ہو تو مفت قانونی مدد کی فراہمی اس صورت میں کہ اگر یہ شخص اس مدد کی مد میں رقم ادا کرنے کے وسائل نہیں رکھتا۔

5: اپنے خلاف پیش کیے جانے گواہوں کو جانچنے کا حق

6: اس کو مترجم کی سہولت مفت حاصل ہو اگر یہ عدالت میں استعمال کی جانے والی زبان سمجھ یا بول نا سکتا ہو

7: اپنے خلاف گواہی دینے یا اقبال جرم کے لیے مجبور نا کیے جانے کا حق

4:. نابالغ بچوں کے معاملے میں طریقہ کار اس طرح کا ہونا چاہیے جو ان کی عمر اور بحالی کے فروغ پر مبنی ہو

5: قانون کے مطابق ہر ملزم کو اپنے الزام اور سزا کو اعلی عدالت میں ری-ویو کروانے کا حق ہے۔

6: اگر حتمی فیصلہ کے مطابق کوئی شخص فوجداری جرم کا مرتکب قرار دے دیا گیا اور اس کے بعد اگر وہ سزا الٹ (بدل) گئی یا اسکو معافی مل گئی اس بنیاد پر کہ جدید منکشف حقائق یہ ظاہر کرتے ہیں عدل گستری کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور جس شخص کو اس کے نتیجے میں سزا بھگتنی پڑی اس کو قانون کے مطابق ہرجانہ ادا کیا جائے گا۔ جب تک یہ ثابت نا ہو جائے کہ وقت پر نامعلوم حقائق کا افشاء نا ہونا کلی یا جزوی طور پر اس شخص سے متعلق ہے۔

7: ہر ملک کے فوجداری ضابطہ کار اور قانون کے مطابق جس شخص کو کسی جرم میں سزا ہو چکی ہو یا وہ بری ہو چکا ہو اس جرم میں دوبارہ نا تو اس کا ٹرائل کیا جائے گا اور نا ہی اس کو دوبارہ سزا دی جائے گی۔

آرٹیکل 15(1) کے مطابق مقامی یا بین الاقوامی قانون کے مطابق جو غلطی یا عمل تعزیری جرم کے زمرے میں نہیں آتا جب اس کا ارتکاب کیا گیا تو اس کے مرتکب کو اس عمل کی وجہ سے مجرم نہیں ٹھرایا جائے گا اور نا ہی فوجداری جرم کے ارتکاب کے وقت نافذ شدہ سزا سے زیادہ دی جائے گی۔ اگر جرم کے ارتکاب کے بعد قانوناً اس پر کم سزا مقرر کی جائے تو مجرم کو اس کا فائدہ حاصل ہو گا۔

آرٹیکل 15 (2) کے مطابق اس آرٹیکل میں سے کچھ بھی کسی شخص کے ٹرائل یا سزا کو متعصب نہیں بنائے گا اس کے کسی عمل یا غلطی کے ارتکاب کی وجہ سے جو کہ اقوام عالم میں قانون کے عام اصولوں کے مطابق اان کی انجام دہی کے وقت جرم سمجھے جاتے تھے۔

روم سٹیٹیوٹس آف انٹرنیشنل کریمینل کورٹ کے مطابق عادلانہ حق سماعت:

اس اصطلاح سے متعلق بنیادی طور پر آرٹیکل 64 کی دفعات ہیں۔ جو ٹرائل چیمبر کی ذمہ داری اور اہلیت کی بابت اصول وضع کرتی ہیں۔

آرٹیکل 64 (2) کے مطابق ٹرائل چیمبر اس امر کو یقینی بنائے کہ ملزم کے جملہ حقوق کا مکمل احترام کرتے ہوئے ٹرائل عادلانہ اور تیز تر ہو اور مظلوموں و گواہوں کے تحفظ کا التزام ہو[32]۔ آرٹیکل 64 (3) اس کا اضافہ کرتا ہے کہ جس ٹرائل چیمبر کو مقدمہ سے نمٹنے کی ذمہ داری تفویض کی گئی وہ فریقین سے بات چیت کرے اور ایسا طریقہ کار اختیار کرے جو عادلانہ اور تیز تر کارروائی کے لیے ضروری ہے۔ آرٹیکل 64(8) (b) کے مطابق مقدمے کی سماعت کے وقت صدارت کرنے والا جج کارروائی کے متعلق ہدایات دے سکتا ہے جن میں اس بات کو یقینی بنانا بھی شامل ہو کہ کارروائی عادلانہ اور غیر جانبدارانہ انداز سے عمل میں لائی جائے۔

آرٹیکل 67 ملزم کے حقوق کی بابت تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ اس کے مطابق

آرٹیکل 67 (1): کسی بھی دفعہ کی تعیین میں ملزم کو عوامی سماعت کا حق حاصل ہو گا اس سٹیٹیوٹ کی دفعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کو غیر جانبداری سے منعقد کردہ عادلانہ سماعت کا حق حاصل ہو گا۔ اور مساویانہ طور پر درج ذیل کم از کم ضمانتیں بھی حاصل ہوں گی۔

1: اپنے خلاف عائد کردہ دفعہ کے اسباب اور نوعیت کے بارے میں بالتفصیل فوراً ایسی زبان میں جس کو یہ سمجھ سکے مطلع کیے جانا۔

2: اپنے دفاع کی تیاری کے لیے اور اپنی پسند کی کونسل کے ساتھ رابطہ کے لیے اس کو مناسب وقت اور سہولیات بہم پہچانا۔

3: بلا تاخیر ٹرائل کا حق۔

4: آرٹیکل 63 پیرا 2 کی متابعت میں ٹرائل اس کی موجودگی میں ہو اور بذات خود یا اپنی پسند کی قانونی مدد کے ذریعے اپنا دفاع کرے۔ اگر اس کے پاس قانونی مدد نہیں ہے تو اس کو اس کے حق کی بابت مطلع کرنا، انصاف کے تقاضوں کے پیش نظر اگر ضروری ہو تو مفت قانونی مدد کی فراہمی اس صورت میں کہ اگر یہ شخص اس مدد کی مد میں رقم ادا کرنے کے وسائل نہیں رکھتا۔

5: اپنے خلاف پیش کیے جانے والے گواہوں کی جانچ کا حق

6: ماہر مترجم کی بلا معاوضہ مدد حاصل کرنے کا حق جو عدل کے تقاضوں کے لیے ضروری ہوں۔ اس صورت میں کہ اگر کارروائی یا عدالت میں پیش کیے جانے والے دستاویزات ملزم کی سمجھی یا بولے جانے والی زبان میں نا ہوں۔

7: اپنے خلاف گواہی یا اقبال جرم کے لیے مجبور نا کیے جانے کا حق

یورپین کنونشن برائے انسانی حقوق کا آرٹیکل 6 فیئر ٹرائل کی بابت یہ قرار دیتا ہے:

1: 'دیوانی حقوق اور ذمہ داریوں یا اس کے خلاف کسی فوجداری دفعہ کی تعیین میں ہر شخص کو معقول وقت کے اندر عادلانہ اور عوامی سماعت کا

حق حاصل ہے اور اس سماعت کو ایسی خود مختار، غیر جانبدار ٹریبونل سرانجام دے جس کو قانون کے ذریعے قائم کیا گیا ہو۔ فیصلہ کو اعلانیہ ہونا چاہیے لیکن پریس اور عوام کو مکمل سماعت یا اس کے تھوڑے سے حصے سے مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے اخلاقی وجوہ، پبلک آڈر یا قومی مفاد کے پیش نظر جمہوری معاشرے میں، جہاں نابالغ بچوں کے مفادات یا فریقین کی نجی زندگیوں کا تحفظ اس کا متقاضی ہو یا مخصوص حالات میں اگر عدالت کی یہی رائے ہو۔

2: ہر شخص جس کے خلاف فوجداری جرم کی دفعہ عائد کی گئی ہے اس کو قانون کے مطابق جرم کے ثابت ہونے تک بے گناہ سمجھا جائے گا۔

3: ہر وہ شخص جس کے خلاف فوجداری جرم کی دفعہ ہو اس کو کم از کم مندرجہ ذیل حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

1: اس کے خلاف عائد کئے گئے جرم کی نوعیت اور سبب کو بالتفصیل ایسی زبان میں اس کو بتانا جسے وہ سمجھ سکتا ہو۔

2: اپنے دفاع کی کے لیے اس کو مناسب وقت اور سہولیات بہم پہنچانا

3: بذات خود یا اپنی پسند کی قانونی مدد کے ذریعے اپنا دفاع کرے۔ انصاف کے تقاضوں کے پیش نظر اگر ضروری ہو تو مفت قانونی مدد کی فراہمی اس صورت میں کہ اگر یہ شخص اس مدد کی مد میں رقم ادا کرنے کے وسائل نہیں رکھتا۔

4: اس کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے خلاف پیش کیے جانے والے گواہوں کی جانچ پڑتال کرے۔

5: اس کو مترجم کی سہولت مفت حاصل ہو اگر یہ عدالت میں استعمال کی جانے والی زبان سمجھ یا بول نا سکتا ہو۔[33]

آرٹیکل 8 امیریکن کنونشن برائے انسانی حقوق بھی فیئر ٹرائل کے حوالے سے یہ قرار دیتا ہے:

1: ہر شخص کو ضمانتوں کے ساتھ اور معقول وقت کے اندر حق سماعت حاصل ہے۔ جس کو پہلے سے قانونا قائم کردہ مجاز، خود مختار اور غیر جانبدار ٹریبونل سرانجام دے اس شخص پر عائد کردہ فوجداری نوعیت کے الزامات کی تصدیق کے لیے یا اس کے دیوانی، لیبر، مالی یا کسی اور نوعیت کے حقوق و فرائض کی تعیین کے لیے۔

2: جو شخص فوجداری جرم کا ملزم قرار پاتا ہے اس کو قانونا جرم کے ثبوت تک بے گناہ سمجھا جائے گا۔ کارروائی کے دوران ہر شخص کو مساویانہ طور پر درج ذیل کم از کم ضمانتیں حاصل ہوتی ہیں۔

ا: ملزم کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر وہ ٹریبونل یا عدالتی زبان کو سمجھ یا بول نہیں سکتا تو اس کو بلا معاوضہ مترجم یا شارح کی سہولت مہیا کی جائے۔

ب: ملزم کو اس کے خلاف عائد کردہ الزامات کی تفصیلی پیشگی اطلاع کا حق ہے۔

ج: ملزم کو اپنے دفاع کی تیاری کے لیے مناسب وقت اور وسائل کی فراہمی کا حق ہے۔

د: ملزم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا دفاع خود کرے یا اپنی پسند کی قانونی کونسل کی مدد حاصل کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کونسل سے آزادانہ رابطہ رکھے۔

س: اگر ملزم قانونی طور پر مقرر کردہ وقت کے دوران خود یا اپنی کونسل کے ذریعے اپنا دفاع نا کر سکے تو اس کو یہ ناگزیر حق حاصل ہوتا ہے کہ

ریاست کی جانب سے بالمعاوضہ یابلا معاوضہ جیسے بھی مقامی قانون کا اصول ہو، فراہم کردہ کونسل کی مدد حاصل کرے۔

ص: دفاع کے حق میں یہ شامل ہے کہ عدالت میں موجود گواہوں کی جانچ پڑتال کرے، ماہرین یا دیگر افراد جو بطور گواہ حقائق پر روشنی ڈال سکیں، ان کی پیشی کے مطالبے کا حق

ط: اس کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کو اپنے ہی خلاف گواہی کے یا جرم کے ثبوت کے لیے مجبور نا کیا جائے۔

ع: اس کو یہ حق حاصل ہے کہ اعلی عدالت میں فیصلہ کے خلاف اپیل کرے۔

3: ملزم کا اقبال جرم اسی صورت میں قابل قبول ہو گا اگر وہ کسی جبر کے بغیر ہو۔

4: ملزم کو اگر نا قابل اپیل فیصلہ کی وجہ سے بری کیا گیا ہو تو اس کو ایک ہی سبب کی وجہ سے نئے مقدمے کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

5: فوجداری مقدمات کی کارروائی کو اعلانیہ ہونا چاہیے ماسوا جہاں ضروری ہو انصاف کے مفاد کے تحفظ کی غرض سے[34]

آرٹیکل 7 برائے افریقن چارٹر

1: ہر شخص کو یہ حق حاصل کہ اس کا مدعا سنا جائے۔ اس میں درج ذیل حقوق شامل ہیں۔

ا: اس کو مجاز قومی organs کے سامنے اپیل کرنے کا حق حاصل ہے اس کے بنیادی حقوق کی پامالی کے خلاف جو کنونشنز، قوانین اور عملدرآمد کیے جانے والے اصول ورواج میں مسلم و متضمن ہیں۔

ب: جب تک مجاز عدالت یا ٹریبونل اس کو مجرم ثابت نا کر دے تب تک اس کو بری الذمہ سمجھا جائے۔

ج: دفاع کا حق حاصل ہونا، اس میں یہ شامل ہے کہ یہ اپنی پسند کی کونسل کے ذریعے اپنا دفاع کرے۔

د: اس کو یہ حق حاصل ہے کہ معقول وقت کے اندر غیر جانبدار عدالت یا ٹریبونل کے ذریعے اس کا ٹرائل کیا جائے۔

س: کسی کی مذمت ایسے کسی کام یا غلطی پر نہیں کی جائے گی جو ارتکاب کے وقت قانونی طور پر قابل سزا جرم نا تھا۔ کسی ایسے جرم پر جرمانہ بھی عائد نہیں کیا جا سکتا جس کے ارتکاب کے وقت اس سے متعلق کوئی دفعہ موجود نا ہو۔[35]

آرٹیکل 13 برائے ریوائزڈ عرب چارٹر برائے انسانی حقوق

ا: ہر شخص کو فیئر ٹرائل کا حق حاصل ہے جس میں اس کو مناسب ضمانتیں حاصل ہوں جس کو مجاز، خود مختار اور غیر جانبدار قانونا قائم کردہ ٹریبونل سرانجام دے اس کے خلاف عائد کردہ فوجداری دفعات کے حقائق کی جانچ کے لیے یا اس کے حقوق و فرائض کی تعیین کے لیے۔ سٹیٹ پارٹیز اس امر کو یقینی بنائیں کہ جو قانونی مشاورت کے معاوضے کی ادائیگی کے وسائل سے محروم ہیں انکی معاشی امداد کی جائے تا کہ وہ اپنے حقوق کا دفاع کر سکیں۔

2: استثنائی صورتوں جہاں آزادی اور انسانی حقوق کا احترام کرنے والے جمہوری معاشرے میں انصاف کے مفادات کا تقاضا ہو کے علاوہ سماعت عوامی ہونی چاہیے۔[36]

جنوب مشرقی ایشیائی اقوام کی تنظیم[37] (ASEAN) اعلامیہ برائے انسانی حقوق آرٹیکل 20 [38]:

20(1) :ہر وہ شخص جس کے خلاف فوجداری جرم کی دفعہ عائد ہو وہ قانون کے مطابق مجرم ثابت ہونے تک بری الذمہ سمجھا جائے گا عادلانہ اور عوامی سماعت میں جس کو مجاز، خود مختار اور غیر جانبدار ٹریبونل سرانجام دے جس میں ملزم کو دفاع کے حق کی ضمانت حاصل ہو۔

20 (2): کسی بھی شخص کو کسی ایسے فوجداری جرم کا مجرم نہیں سمجھا جائے گا کسی عمل یا غلطی کی وجہ سے جو فوجداری جرم قرار نہیں پاتی قومی یا بین الاقوامی قانون کے تحت جس وقت اس جرم کا ارتکاب کیا گیا۔اور کسی بھی شخص کو کسی جرم کی وجہ سے اس کے ارتکاب کے وقت قانون کی جانب سے مجوزہ سزا سے زیادہ بڑی سزا نہیں دی جائے گی۔

20 (3): جو شخص پہلے کسی جرم میں قانون کے مطابق یا ہر ایشین ممبر سٹیٹ کے پینل پروسیجر کے مطابق مجرم قرار پایا تھا یا بری ہو گیا تھا تو اسی جرم کے لیے نا تو اس کا دوبارہ ٹرائل ہو گا اور نا ہی اس کو سزا دی جائے گی۔

کامن آرٹیکل 3، جنیوا کنونشن 1949:

کامن آرٹیکل 3 اس امر کو ممنوع قرار دیتا ہے کہ گذشتہ فیصلے کے بغیر جس کو باقاعدہ تشکیل شدہ عدالت نے صادر کیا ہو تمام عدالتی ضمانتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو مہذب لوگوں کے ہاں ناگزیر سمجھی جاتی ہیں کوئی سزا منظور کر لینا۔

آرٹیکل 102-108 جنیوا کنونشن 3

آرٹیکل 102- 108 کی دفعات بالتفصیل جنگی قیدیوں کے خلاف عدالتی کارروائیوں کی بابت فیئر ٹرائل کو یقینی بنانے سے متعلق ہیں۔

جنیوا کنونشن 4 آرٹیکل 147

اس کے آرٹیکل 147 کے مطابق کسی شخص کو دانستہ اس موجودہ کنونشن میں وضع کردہ فیئر اور ریگولر ٹرائل سے محروم کرنا اس کنونشن کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

آرٹیکل 8 (2) کے مطابق دانستہ طور پر جنگی قیدیوں یا کسی اور محفوظ شخص کو عادلانہ اور باقاعدہ ٹرائل سے محروم کرنا بین الاقوامی مسلح قانون میں جنگی جرم ہے۔آرٹیکل 8 (2) (c)(iv) کے تحت گذشتہ فیصلے کے بغیر جس کو باقاعدہ تشکیل شدہ عدالت نے دیا ہو تمام تر عدالتی ضمانتوں کی پاسداری کرتے ہوئے جو بالعموم ناگزیر سمجھی جاتی ہیں' سزاؤں کا اعلان' نان انٹرنیشنل مسلح تصادم میں جنگی جرم ہے۔

تجزیہ و تحلیل

ان تمام تعریفات کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ عادلانہ حق سماعت کی اصطلاح اگرچہ تقریبا تمام بین الاقوامی اور قومی دستاویزات میں موجود ہے لیکن اس کی اصطلاحی تعریف کے حوالے سے کوئی مربوط اور جامع عبارت نہیں ملتی البتہ اس حق کے نتیجے میں ملزم کو جو ضمانتیں حاصل ہوں گی ان کی بابت تفصیلات موجود ہیں۔

ذیل میں بین الاقوامی دستاویزات میں عادلانہ حق سماعت کے لیے ذکر کردہ ضمانتیں بالاستیعاب مذکور ہیں۔

1: مساوات

2: عادلانہ حق سماعت دیوانی اور فوجداری دونوں طرح کے مقدمات میں ملزم کو حاصل ہوتا ہے۔

3: عدالتی سیشن کا اعلانیہ ہونا ماسوا جہاں عدل گستری کے تحفظ کا تقاضا ہو

4: اعلانیہ سیشن کا استثناء مختلف اسباب پر منحصر ہے۔ جیسے اخلاقی وجوہ، پبلک آڈر، جمہوری معاشرے میں قومی سلامتی کا تقاضہ، فریقین کا مفاد عامہ، یا عدالت کی اپنی رائے یہی ہو کہ عدل گستری کے لیے غیر اعلانیہ سماعت ضروری ہے

5: قانونا قائم کردہ مجاز، خود مختار اور غیر جانبدار ٹریبونل کا ہونا،

6: فوجداری مقدمات میں جرم کے ثبوت تک ملزم کو بے گناہ سمجھنا،

5: ہر ملزم کو بلا معاوضہ مترجم یا شارح کی سہولت مہیا کرنا،

6: فرد جرم کی پیشگی اطلاع دینا،

7: دفاع کے لیے مناسب وقت و وسائل کی فراہمی

8: ،ملزم کو خود یا اپنی پسند کی قانونی کونسل تک رسائی و مشاورت کا حق حاصل ہونا

9: ،دفاع نا کر سکنے کی صورت میں مقامی قانون کے مطابق ریاست کی جانب سے بالمعاوضہ یا بلا معاوضہ فراہم کردہ کونسل کی مدد حاصل کرنے کا حق،

10: گواہوں کی چھان بین کا حق،

11: ملزم کو اپنے ہی خلاف گواہی کے یا جرم کے ثبوت کے لیے مجبور نا کیے جانے کا حق،

12: اعلی عدالت میں فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کا حق،

13: ملزم کے اقبال جرم کا بغیر جبر کے معتبر ہونا

14: ایک ہی جرم میں دہری سزا نا دینے کا حق /ایک ہی سبب کی بناء پر نیا مقدمہ دائر نا کیے جانے کا حق،

15: ناقابل اپیل فیصلہ کی وجہ سے بری کیے گیے شخص پر ایک ہی سبب کی بناء پر نیا مقدمہ عائد نا کیے جانے کا حق

16: ۔قانونا جرم کے ثبوت تک بے گناہ سمجھے جانے کا حق

17: ملزم کے حقوق کا مکمل احترام

18: کسی کی مذمت ایسے کسی کام یا غلطی پر نا کیے جانے کا حق جو ارتکاب کے وقت قانونی طور پر قابل سزا جرم نا تھا۔

19: کسی ایسے جرم پر جرمانہ عائد نا کیے جانے کا حق جس کے ارتکاب کے وقت اس سے متعلق قانون کی کوئی دفعہ موجود نا ہو۔

20: فوجداری مقدمات میں اعلانیہ سماعت کا استثناء فقط نابالغ بچوں کے مفادات، ازدواجی معاملات یا بچوں کی سرپرستی کے معاملے کی نزاکت پر منحصر ہے۔

اس اصطلاح کے حوالے سے اگر شریعہ کی تعلیمات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عدل وانصاف کو اسلام میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میں عدل کا حکم دیا گیا ہے بلکہ قرآن میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ دنیا میں قیام عدل سب سے اہم فریضہ اور رسولوں اور کتابوں کے نازل کرنے کا بنیادی سبب بھی نظام عدل کا قیام ہے[39]۔ عدل وانصاف سے متعلق احکام میں اس بات کی خصوصیت سے تاکید کی گئی ہے کہ انصاف کے معاملے میں کسی نوع کا مذہبی، قبائلی اور طبقاتی فرق حائل نہیں ہونا چاہیے[40]۔ اسی طرح فقہ اسلامی میں عادلانہ حق سماعت کو ادب القاضی اور قضا کے ابواب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں فقہ اسلامی کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ نہ صرف ملزم کے لیے عادلانہ حق سماعت کے ضوابط دیے گئے ہیں بلکہ ناحق تہمت والزام لگانے والے کے لیے بھی مناسب قوانین دیے گئے ہیں[41]۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ اور آپ کے خلفا کے فرامین بھی اس حوالے سے واضح ہیں کہ مقدمہ میں کسی طرح کی ناانصافی نہیں ہونی چاہیے۔ اسلام میں عادلانہ حق سماعت کی بنیاد حضرت عمر اور علی کے درج ذیل فرامین ہیں:

حضرت عمر نے اپنے گورنر حضرت ابو موسیٰ اشعری کو نظام عدل کے بارے میں ایک خط میں ہدایت دیتے ہوئے لکھا: "اپنی مجلس، اپنے عدل اور وجہت نظر میں لوگوں کے درمیان برابری کرو، تاکہ مقام و مرتبے والا آدمی تمہاری نرمی کی وجہ سے طمع نہ کرے اور کمزور تمہارے عدل سے محروم نہ رہے"[42]۔ حضرت علی کا فرمان ہے: "جو شخص قاضی بنے تو وہ اپنی مجلس قضاء، اپنی گفتگو، دیکھنے کے انداز اور اشارہ کرنے کے طریقے میں عدل کرے، فریقین میں بولنے، دیکھنے اور طلاقت لسانی میں کسی نوع کا کوئی فرق نہ کرے۔"[43]

نتیجہ

اس بحث سے معلوم ہوا کہ عادلانہ حق سماعت کی اصطلاح جس طرح موجودہ دور میں مستعمل ہے اس طرح سے فقہ اسلامی میں نہیں ملتی لیکن چونکہ اسلام میں عدل گستری کی اہمیت اظہر من الشمس ہے اس لیے اس اصطلاح سے حاصل شدہ تمام ضمانتیں ویسے بھی فقہ اسلامی میں ہر فرد کو حاصل ہیں اور بین الاقوامی قانون میں بھی اگرچہ اس اصطلاح کی باقاعدہ تعریف تو نہیں ملتی لیکن اس سے حاصل شدہ ضمانتوں کی تفصیلات موجود ہیں۔

حوالہ جات

1. لسان العرب، ابن منظور، 11:430، القاموس المحیط، فیروز آبادی، 1030، الصحاح فی اللغۃ، الجوھری، 5:1760
2. تھذیب الاخلاق، الجاحظ، 28
3. القاموس المحیط، فیروز آبادی، 2:452
4. الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید، مصطفیٰ زرقاء، 10:3
5. المائدۃ: 08
6. النساء: 58
7. اس میں حضرت عمر نے لکھا کہ نظام قضاء کا قیام ایک فریضہ محکمہ ہے اور ایسی سنت بھی ہے جس کی ہمیشہ اتباع کی گئی جب آپ کے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہو تو

اچھی طرح اس کو سمجھ لیں کیونکہ جو حق نافذ نہ کیا جاسکے اس کے بارے میں باتیں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔نشست و برخاست اور اپنے چہرے کے تاثرات میں بھی لوگوں کے درمیان برابری قائم رکھو تاکہ کوئی باا ثر شخص تمہارے بارے میں یہ غلط امید نہ رکھ لے کہ تم سے کسی شخص کے بارے میں زیادتی کروالے گا۔اور کوئی کمزور تمہاری سختی سے خوف نہ کھائے بار ثبوت کا ذمہ مدعی پر ہے اور جو دعوی کی صحت کا انکاری ہو قسم اس کے ذمہ ہوگی۔لوگوں کے درمیان ہر قسم کی صلح اور راضی نامے کروانا جائز ہے سوائے اس کے کہ جو کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام کردے۔اگر کل کے کیے گئے فیصلے پر آج دوبارہ غور وخوض سے درست رائے معلوم ہو جائے تو حق کی طرف رجوع کرنے سے ہر گزنہ کترانا۔اور یاد رہے کہ باطل پر اصرار کرنے سے بہتر ہے کہ حق کی طرف رجوع کرلیا جائے۔جن امور میں قرآن وسنت کی ہدایات موجود نہ ہوں ان کے بارے میں خوب غور وتدبر کرو۔نئے مسائل کو حل کرنے کے لیے پہلے قرآن وسنت میں ملتے جلتے اصولوں اور مسائل سے واقفیت لو پھر نئے امور کو ان پر قیاس کرو پھر اس مسئلہ میں جو حل تمہارے خیال میں اللہ کو زیادہ پسند ہو اسکی رضا سے قریب اور حق کے مشابہ لگے وہ اختیار کرلو۔اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ اس کے پاس اپنے موقف کی دلیل میں کوئی حق بات ہے لیکن وہ ابھی پیش نہیں کرسکتا۔تو اس کو مہلت فراہم کرو۔اگر مقررہ وقت میں وہ ثبوت پیش کردے تو اس کے مطابق فیصلہ کرو ورنہ اس کے خلاف فیصلہ دے سکتے ہو۔اور یہ بھی کہ پیش کردہ ثبوت کی بناء پر فیصلہ کرو اور کمرہ عدالت میں غصہ نہ کرو مقدمہ سے نہ اکتاؤ کیونکہ حق کے نفاذ کا یہی موقع ہے(عدلیہ کی تاریخ میں یہ اہم ترین دستاویز قدیم فقہاء و محدثین نے چند لفظی اختلافات کے ساتھ نقل کی ہوئی ہے۔مکمل دستاویز السنن الکبیر للبیھقی میں موجود ہے۔اور الاعلام الموقعین لابن قیم کی جلد اول اور دوم کے تقریبا 500 صفحات میں حضرت عمر کے اس خط کی شرح کی گئی ہے)۔

8. القاموس المحيط ،محمد بن يعقوب الفيروزآبادي،فصل العين، 1/1332
9. التعريفات ،علي بن محمد بن علي الجرجاني، تحقيق : إبراهيم الأبياري، دار الكتاب العربي، بيروت ،الطبعة الأولى ، 191،1/1405
10. البقرة: 194
11. النحل: 90
12. تاج العروس من جواهر القاموس ،محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسيني ، أبو الفيض ، الملقّب بمرتضى ، الزَّبيدي ،دار الهداية، 29/444
13. الصحاح في اللغة، أبو نصر إسماعيل بن حماد الجوهري الفرابي، 1/451
14. لسان العرب،ابن منظور،11:430،القاموس المحیط،فیروز آبادی،1030،الصحاح فی اللغۃ،الجوھری،5:1760
15. تھذیب الاخلاق،الجاحظ،28
16. الانعام:153
17. المائدۃ:08
18. معجم الفاظ القرآن الکریم، محمد فؤاد عبدالباقی،مادۃ عدل
19. القاموس المحیط،فیروز آبادی،2:452
20. الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید، مصطفی زرقاء،10:3
21. النساء: 58
22. اس میں حضرت عمر نے لکھا کہ نظام قضاء کا قیام ایک فریضہ محکمہ ہے اور ایسی سنت بھی ہے جس کی ہمیشہ اتباع کی گئی جب آپ کے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہو تو

اچھی طرح اس کو سمجھ لیں کیونکہ جو حق نافذ نہ کیا جاسکے اس کے بارے میں باتیں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نشست و برخاست اور اپنے چہرے کے تاثرات میں بھی لوگوں کے درمیان برابری قائم رکھو تاکہ کوئی بااثر شخص تمہارے بارے میں یہ غلط امید نہ رکھ لے کہ تم سے کسی شخص کے بارے میں زیادتی کروالے گا۔اور کوئی کمزور تمہاری سختی سے خوف نہ کھائے بار ثبوت کا ذمہ مدعی پر ہے اور جو دعٰوی کی صحت کا انکاری ہو قسم اس کے ذمہ ہو گی۔لوگوں کے درمیان ہر قسم کی صلح اور راضی نامے کروانا جائز ہے سوائے اس کے کہ جو کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام کردے۔اگر کل کے کیے گئے فیصلے پر آج دوباہ غور وخوض سے درست رائے معلوم ہو جائے تو حق کی طرف رجوع کرنے سے ہر گز نہ کترانا۔اور یاد رہے کہ باطل پر اصرار کرنے سے بہتر ہے کہ حق کی طرف رجوع کرلیا جائے۔جن امور میں قرآن وسنت کی ہدایات موجود نہ ہوں ان کے بارے میں خوب غور وتدبر کرو۔نئے مسائل کو حل کرنے کے لیے پہلے قرآن وسنت میں ملتے جلتے اصولوں اور مسائل سے واقفیت لو پھر نئے امور کو ان پر قیاس کرو پھر اس مسئلہ میں جو حل تمہارے خیال میں اللہ کو زیادہ پسند ہو اسکی رضا سے قریب اور حق کے مشابہ لگے وہ اختیار کرلو۔اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ اس کے پاس اپنے موقف کی دلیل میں کوئی حق بات ہے لیکن وہ ابھی پیش نہیں کر سکتا۔تو اس کو مہلت فراہم کرو۔اگر مقررہ وقت میں وہ ثبوت پیش کردے تو اس کے مطابق فیصلہ کرو ورنہ اس کے خلاف فیصلہ دے سکتے ہو۔اور یہ بھی کہ پیش کردہ ثبوت کی بناء پر فیصلہ کرو اور کمرہ عدالت میں غصہ نہ کرو مقدمہ سے نہ اکتاؤ کیونکہ حق کے نفاذ کا یہی موقع ہے (عدلیہ کی تاریخ میں یہ اہم ترین دستاویز قدیم فقہاء ومحدثین نے چند لفظی احتلافات کے ساتھ نقل کی ہوئی ہے۔مکمل دستاویز السنن الکبیر للبیھقی میں موجود ہے۔اور الاعلام الموقعین لابن قیم کی جلد اول اور دوم کے تقریبا500 صفحات میں حضرت عمر کے اس خط کی شرح کی گئی ہے)۔

23. تاج العروس من جواھر القاموس، محمد بن محمد بن عبد الرزاق الحسینی، ابوالفیض، الملقب بمرتضی الزبیدی، (م:1205ھ)، دار الھدایۃ، 510/31

24. Black's Law Dictionary, Garner. Bryan. A, word 'Right', St. Paul, Minn: USA, 1999
25. Black's Law Dictionary, word 'Fair'
26. Black's Law Dictionary, word 'Trial'
27. Case concerning the Continental Shelf (Tunisia v. Libyan Arab Jamahiriya), Judgment, I.C.J. Reports 1982,p.60,para.71
28. Situation in the Democratic Republic of Congo, Decision on the Prosecutor's Application for Leave to Appeal the Chamber's Decision of 17 January 2006 on the Application for Participation in the Proceedings of VPRS1,2,3,4,5,6,ICC-01/04-135-Teng, 31 March 2006, para.38
29.
30. 'Everyone is entitled in full equality to a fair and public hearing by an independent and impartial tribunal, in the determination of his rights and obligations and of any criminal charge against him'
31. International Covenant on Civil and Political Rights, Adopted and opened for signature, ratification and accession by General Assembly resolution 2200A (XXI) of 16 December 1966, entry into force 23 March 1976, in accordance with Article 49, available at: https://www.ohchr.org/en/professionalinterest/pages/ccpr.aspx (last assessed: 16.10.2019)
32. Rome Statute of the International Criminal Court, Text of the Rome Statute circulated as document A/CONF.183/9 of July 1998 available at : https://www.icc-cpi.int
33. European Convention on Human Rights, Article 6, Right to a fair trial, European Court of Human Rights,
Council of Europe, F-67075 Strasbourg cedex , available at //www.echr.coe.int
34. AMERICAN CONVENTION ON HUMAN RIGHTS,Article 8,available at https://www.cidh.oas.org/basicos/english/basic3.american%20convention.htm
35. AFRICAN CHARTER ON HUMAN AND PEOPLES RIGHTS, Adopted in Nairobi June 27, 1981

Entered into Force October 21, 1986, Article 7 available at : http://www.humanrights.se/wp-content/uploads/2012/01/African-Charter-on-Human-and-Peoples-Rights.pdf

36. Arab Charter on Human Rights 2004, Article, 13, available at : https://www.jus.uio.no/english/services/library/treaties/02/2-01/arab-human-rights-revised.xml

37. یہ نو ممالک پر مشتمل تنظیم کا اعلامیہ ہے جن میں برونائی دارالاسلام، کمبوڈیا، انڈونیشیا، ملائیشیا، میانمر، فلپائن، سنگاپور، تھائی لینڈ اور ویت نام شامل ہیں۔

38. Association of Southeast Asian Nations (hereinafter referred to as "ASEAN"), namely Brunei Darussalam, the Kingdom of Cambodia, the Republic of Indonesia, the Lao People's Democratic Republic, Malaysia, the Republic of the Union of Myanmar, the Republic of the Philippines, the Republic of Singapore, the Kingdom of Thailand and the Socialist Republic of Viet Nam, available at : https://asean.org/asean-human-rights-declaration/

39. الحدید: ۲۵

40. النساء: ۱۳

41. النور: ۴

42. ابن قیم، اعلام الموقعین، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۱ء) ۱: ۱۸۹۔

43. سنن سعید بن منصور ۶۵۱